REGD. No. L.525

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ — یکم رجب ۱۳۷۹ھ — فی پرچہ /۱۰

جلد ۴۹/۱۴ ۔ یکم صلح ۱۳۳۹ہش ۔ یکم جنوری سنہ ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۱ دسمبر۔ بوقت سوا دس بجے صبح۔

کل دن بھر حضور کو ہلکی اعصابی بے چینی کی شکایت رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں۔

جماعت احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کا گیارھواں کامیاب سالانہ جلسہ

ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ۲۵ جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندوں کی شرکت

مجلس شوریٰ کے اجلاس میں تبلیغی جدوجہد کو مزید وسیع کرنے اور بعض نئی مساجد تعمیر کرنے کا فیصلہ

لیگوس (مغربی افریقہ) مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کا گیارھواں سالانہ جلسہ تین روز جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز دوشنبہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ جلسہ کا پروگرام اور متعدد اجلاسوں کی کارروائی نائیجیریا ریڈیو سے خبروں کی شکل میں مسلسل تین روز تک نشر ہوتی رہی۔ جلسہ میں نائیجیریا کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ میں سے قریباً ۲۵ جماعتوں کے احباب نے شرکت کی بہت سے احباب تو نائیجیریا کے آخری سرے سے طویل سفر کرنے کے بعد جلسہ میں شرکت کی غرض سے یہاں تشریف لائے۔ جلسہ کے متعدد اجلاسوں میں اہم اسلامی اور تعلیمی موضوعات پر پانچ مختلف زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔

اس موقعہ پر جماعت احمدیہ نائیجیریا کی مجلس شوریٰ کا بھی اجلاس ہوا۔ جس میں نائیجیریا کے مختلف علاقوں میں بعض اور مساجد تعمیر کرنے کا پروگرام منظور کیا گیا۔ علاوہ ازیں فیصلہ کیا گیا کہ ابادان کے یونیورسٹی کالج سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ اپنے ہاں اسلامی علوم کی تدریس کا اعلیٰ پیمانے پر انتظام کرے نیز اس سلسلہ میں یونیورسٹی کالج کا ہاتھ بٹانے کے لئے جماعت کی خدمات پیش کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ علاوہ ازیں نائیجیریا میں اشاعت اسلام کی جدوجہد کو مزید وسیع کرنے کے لئے اور زیادہ تعداد میں مقامی مبلغ مقرر کرنے کی سکیم منظور کی گئی۔ مزید برآں نظام خلافت کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہنے اور اس کی مضبوطی اور استحکام کے لئے جدوجہد جاری رکھنے کے عہد کی تجدید کی گئی۔ اور پورے عزم کے ساتھ یہ عہد دوہرایا گیا۔ کہ ہم نسلاً بعد نسل اپنے اس عہد کی تجدید کرتے چلے جائیں گے۔ اور آئندہ نسلوں کو خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے اور پوری تندہی سے فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی تلقین کرتے رہیں گے۔ جماعت احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں ایک برقی پیغام ارسال کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ تاکہ حضور کو نظام خلافت کے ساتھ دلی وابستگی اور کامل اطاعت و فرمانبرداری کا یقین دلایا جائے۔ اور حضور کی خدمت میں یہ اطلاع پہنچائی جائے کہ جماعت احمدیہ نائیجیریا حضور پُرنور کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے شبانہ روز دعاؤں میں مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان متضرعانہ دعاؤں کو قبول فرمائے۔ اور حضور کو جلد کامل صحت اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۳۱ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل نسبتاً بہتر رہی۔ صحابہ کرام و احباب جماعت کی خدمت میں کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

جرمنی میں تبلیغ اسلام کے مناظر

یکم جنوری بروز جمعہ شام کے ۷ بجے دفاتر تحریک جدید میں مسجد فرانکفورٹ اور مسجد ہمبورگ کے افتتاح کے مناظر اور جرمن مشن کی دیگر تصاویر دکھائی جائیں گی۔ دوست کثرت سے تشریف لاکر فائدہ اٹھائیں۔

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

محترم حاجی بقاء اللہ صاحب بھوپالوی رضی اللہ عنہ وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۳۱ دسمبر۔ یہ خبر جماعت میں افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی محترم حاجی بقاء اللہ صاحب بھوپالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز دوشنبہ ساڑھے تین بجے صبح کراچی میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۸۶ سال تھی۔ آپ ۱۸۹۹ء میں بذریعہ خط بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ بعد ازاں آپ نے ۱۹۰۳ء میں قادیان حاضر ہوکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

چونکہ آپ موصی تھے لہذا آپ کے فرزند محمد انوار اللہ صاحب انصاری اور شفیق احمد صاحب بھوپالوی آپ کا جنازہ ۲۹ دسمبر کی شام کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ لائے۔ جماعت احمدیہ کراچی کے چوہدری فضل الرحمٰن صاحب بھی احتراماً

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل محلہ دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ یکم جنوری ۱۹۶۰ء

تفسیر القرآن کے معیار

(۲)

الفضل کے گذشتہ اداریہ میں ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "برکات الدعا" میں سے ایک طویل اقتباس نقل کیا ہے۔ جس میں حضور اقدس نے تفسیر القرآن کے سات معیار بتائے ہیں۔ ان معیاروں کے مطالعہ سے ایک فہیم و عقیل شخص سمجھ سکتا ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کو ہم نے سہل بنایا ہے۔ وہاں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر کوئی اتنا آسان کام نہیں ہے۔ تفسیر القرآن اور فہم القرآن کے لئے نہ صرف کثیر علم کی ضرورت ہے بلکہ خاص تعلق باللہ کی بھی ضرورت ہے۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے معیار میں بتایا ہے یہ مادی کائنات اور اس کے تغیرات تبدلات اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اور صحیح تفسیر القرآن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے قول اور فعل میں تطبیق کرتی ہو۔ اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جس طرح اس مادی کائنات کے بعض احساسات ہر کہ و مہ سمجھدار اور ناسمجھدار کو یکساں طور پر حاصل ہوتے ہیں وہاں اس کائناتی کاروبار اور اس کی حکمتوں کو سمجھنے کے لئے بہت زیادہ عقل اور کثیر علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ کسی پھل کو لیجئے جو کھانے کے کام آتا ہے۔ مثلاً آم ہے اب ہر نادان اور دانا یکساں طور پر آم کو جانتا ہے اور اس کا مزہ اور لطف اٹھا سکتا ہے۔ اس میں نادان اور دانا یکساں ہیں لیکن آم کی تمام خاصیتوں اور اس کے فوائد کو معلوم کرنا ہر انسان کا کام نہیں ہے۔ گلاب کے پھول کو دیکھ کر ہر شخص اس کے رنگ سے اور اس کو سونگھ کر اس کی خوشبو سے . . .

. . . . حظ اٹھا سکتا ہے۔ لیکن یہ کام ہر شخص کا نہیں ہے کہ گلاب کے پھول کی تمام خاصیتوں کے متعلق علم حاصل کرے بلکہ اس کے لئے بڑی محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔ طبی فوائد معلوم کرنے کے لئے علم طب حاصل کرنا ضروری ہے۔

یہی حالت قرآن کریم کے فہم اور تفسیر کی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نہایت سہل ممتنع عبارت میں پیش کیا گیا ہے سہل ممتنع کے معنی یہ ہیں کہ کم سے کم اور سادہ سے سادہ الفاظ اور فقروں کی ترکیب سے دقیق سے دقیق اور وسیع سے وسیع معنوں کو لیا جائے۔ اس وقت ہم جو کچھ کہنا چاہتے ہیں اس کے لحاظ سے اور قرآن کریم کے تعلق میں سہل ممتنع وہ بیان ہے جس کو اپنی اپنی سمجھ کے مطابق ہر انسان سمجھ سکے اور اس سے فائدہ اٹھا سکے اسی طرح جس طرح ہر انسان گلاب کے پھول سے اپنی اپنی بساط کے مطابق حظ اٹھا سکتا ہے۔ ایک معمولی عقل کا انسان بھی اس کی خوشبو اور خوش رنگی سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک طبیب بھی لطف اندوز ہوتا ہے مگر اس کا علم طب میں ماہر ہونا اس پر گلاب کے پھول کی خوبیوں کا ایک وسیع باب کھول دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اسی طرح ہر شخص کا کام نہیں ہے کہ قرآن کریم کے فہم اور تفسیر کا دعوےٰ کرے اگرچہ جہاں تک سادہ عملی زندگی کا تعلق ہے۔ قرآن کریم ایک نادان سے نادان شخص کی بھی صحیح رہنمائی کرتا ہے تاہم وہ مطالبہ کرتا ہے کہ جس طرح انسانی زندگی تہ بہ تہ ہے اور اس میں سینکڑوں حکمتیں موجود ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے قول یعنی کلام اللہ میں بھی سینکڑوں حکمتیں ہیں جن کو سمجھنے کے لئے وہ تمام چیزیں درکار ہیں۔ جن کا ذکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان متذکرہ بالا سات معیاروں میں فرمایا ہے۔ اس لئے جو لوگ قرآن کریم کی فہم حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ ان معیاروں کو پیش نظر رکھیں۔ ان معیاروں میں سے ساتواں معیار ایک ایسا معیار ہے جو ہر ایک کو میسر نہیں ہو سکتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بہترین تفسیر القرآن وہی شخص کر سکتا ہے جو باقی معیاروں کے ساتھ اس ساتویں معیار پر بھی پورا اترتا ہو۔

ہمارے اس تمام کلام کا یہ مطلب نہیں ہے ہر شخص کو اپنی اپنی سمجھ کے مطابق فہم قرآن کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے یہ تو ایسا ہی ہو گا جیسا کہ مثلاً کہا جائے کہ جو شخص گلاب کے پھول کی تمام خاصیتوں پر حاوی نہ ہو۔ اس کو پھول کو نہ دیکھنا چاہیئے اور نہ اس کو سونگھنا چاہیئے اور نہ ضرورت پڑے تو گلقند استعمال کرنی چاہیئے۔ بیشک ہر ایک انسان کو قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنا چاہیئے اور اپنی اپنی سمجھ کے مطابق جو معنی سمجھ میں آئیں بطور خود ان پر عمل کرنا چاہیئے۔ لیکن یہ کام ہر شخص کا نہیں ہے کہ وہ قرآن کریم کی تفسیر کرنے بیٹھ جائے بلکہ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے مکمل فہم قرآن وہی شخص رکھ سکتا ہے جو نہ صرف باقی چھ معیاروں پر پورا اترتا ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتائے ہیں بلکہ ساتویں معیار پر بھی پورا اترتا ہو۔ اس معیار کی تشریح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں حسب ذیل ہے

ساتواں معیار۔ وحی ولایت اور مکاشفات محدثین ہیں۔ اور یہ معیار گویا تمام معیاروں پر حاوی ہے کیونکہ صاحب وحی محدثیت اپنے نبی متبوع کا پورا ہمرنگ ہوتا ہے اور **بغیر نبوت** اور تجدید احکام کے وہ سب باتیں اس کو دی جاتی ہیں۔ جو نبی کو دی جاتی ہیں اور اس پر یقینی طور پر سچی تعلیم ظاہر کی جاتی ہے اور نہ صرف اس قدر بلکہ اس پر وہ سب امور بطور انعام و اکرام کے وارد ہو جاتے ہیں جو نبی متبوع پر وارد ہوتے ہیں۔ سو اس کا بیان محض اٹکلیں نہیں ہوتیں بلکہ وہ دیکھ کر کہتا ہے۔ اور سن کر بولتا ہے۔ اور یہ راہ اس امت کے لئے کھلی ہے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ وارث حقیقی کوئی نہ رہے اور ایک شخص جو دنیا کا کیڑا اور دنیا کے جاہ و جلال اور ننگ و ناموس میں مبتلا ہے وہی وارث علم نبوت ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے وعدہ کر چکا ہے کہ بجز مطہرین کے علم نبوت کسی کو نہیں دیا جائے گا بلکہ یہ تو اس پاک علم سے بازی کرنا ہے کہ ہر ایک شخص باوجود اپنی آلودہ حالت کے وارث النبی ہونے کا دعوےٰ کرے اور یہ بھی ایک سخت جہالت ہے۔ کہ ان وارثوں کے وجود سے انکار کیا جائے اور یہ اعتقاد رکھا جائے کہ اسرار نبوت کو اب صرف بطور ایک گذشتہ قصہ کے تسلیم کرنا چاہیئے۔ جن کا وجود ہماری نظر کے سامنے نہیں ہے۔ اور نہ ہونا ممکن ہے اور نہ ان کا کوئی نمونہ موجود ہے۔ بات یوں نہیں ہے کیوں کہ اگر ایسا ہوتا تو اسلام زندہ مذہب نہ کہلا سکتا بلکہ اور مذہبوں کی طرح یہ بھی مردہ مذہب ہوتا اور اس صورت میں اعتقاد مسئلہ نبوت بھی صرف ایک قصہ ہوتا جس کا گذشتہ قرنوں کی طرف حوالہ دیا جاتا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں چاہا کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ اسلام کے زندہ ہونے کا ثبوت اور نبوت کی یقینی حقیقت جو ہمیشہ ہر ایک زمانہ میں منکرین وحی کو ساکت کر سکے اسی حالت میں قائم رہ سکتی ہے کہ سلسلہ وحی برنگ محدثیت ہمیشہ کے لئے جاری ہے سو اس نے ایسا ہی کیا محدث وہ لوگ ہیں جو شرف مکالمہ الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں اور ان کا جوہر نفس انبیاء کے جوہر نفس سے اشد مشابہت رکھتا ہے اور وہ خواص عجیبہ نبوت کے لئے بطور آیات باقیہ کے ہوتے ہیں تا یہ دقیق مسئلہ نزول وحی کا کسی زمانہ میں بے ثبوت ہو کر صرف بطور قصہ کے نہ ہو جائے اور یہ خیال ہرگز درست نہیں کہ انبیاء علیہم السلام دنیا سے بے وارث ہی گذر گئے۔ اور اب ان کی نسبت کچھ رائے ظاہر کرنا بجز قصہ خوانی کے اور کچھ زیادہ وقعت نہیں رکھتا بلکہ ہر ایک صدی میں ضرورت کے وقت ان کے وارث پیدا ہوتے رہے ہیں۔

احمدی اور تحریک جدید

ہر احمدی کس طرح تحریک جدید کی مالی قربانی میں حصہ لینا اپنے اوپر آسان کر سکتا ہے؟ اس سوال کا جواب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حسب ذیل ارشاد میں مضمر ہے

"زیادہ صحیح طریق یہی ہے کہ ہر احمدی تحریک جدید میں حصہ لے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لے زندگی کو اتنا سادہ بنا لے کہ اس پر یہ قربانی دوبھر نہ ہو۔"

آج جبکہ حضور ایدہ اللہ کے اعلان سال نو پر دو ماہ گذر چکے ہیں نئے سال کا وعدہ پیش کرنا اگر کسی احمدی دوست پر دوبھر گذر رہا ہے تو وہ مذکورہ بالا ارشاد کو بار بار پڑھیں اور اپنے اخلاص و ایمان کا ثبوت دیں۔ (وکیل المال اوّل)

نائیجیریا میں احمدیہ مشن کی تبلیغی و تعلیمی مساعی

ہفتہ وار ٹروتھ اور دیگر اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت

ریڈیو پر تقاریر۔ احمدیہ سکولوں کی نگرانی

از مکرم محمد اسحٰق صاحب بی۔ اے شاہد مبلغ نائیجیریا بتوسط وکالت تبشیر

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے عرصہ زیر رپورٹ میں اشاعت اسلام اور تبلیغ احمدیت کا کام حسب سابق تقاریر۔ براڈکاسٹنگ۔ اشاعت لٹریچر۔ جماعتی تنظیم۔ پریس میں مضامین ہفتہ وار اخبار ٹروتھ وغیرہ ذرائع سے سرانجام دیا جاتا رہا۔ ماہ اکتوبر کی مختصر رپورٹ حسب ذیل ہے۔

(۱) مرکز لیگوس میں جو مغربی افریقہ کا تبلیغی ہیڈکوارٹر ہے جناب رئیس التبلیغ صاحب مغربی افریقہ کی زیر ادارت اخبار ٹروتھ جمعہ کو شائع ہوتا رہا۔ نیز یہاں کے مؤقر جریدہ ڈیلی سروس میں آپ کے مضامین مسلمانوں کے لئے ہفتہ وار فیچر کالم کے تحت ہر جمعہ کو شائع ہوتے رہے۔

یہاں کی نائیجیرین براڈکاسٹنگ کارپوریشن کی طرف سے مسلمانوں کے لئے بعنوان "اسلامی نقطۂ نظر" نامی فیچر پروگرام نشر کرنے کے لئے حسب سابق آپ کو مدعو کیا جاتا رہا۔ جس کے ماتحت آپ سامعین کے مذہبی و دینی سوالات کے جوابات نشر کرتے ہیں۔

چنانچہ یہ پروگرام اس مہینہ میں دو مرتبہ انگریزی زبان میں ترتیب دے کر نشر کیا گیا۔ اور بعد ازاں کارپوریشن کی طرف سے دونوں نشریات کا مقامی زبان یوربا میں ترجمہ نشر کیا گیا۔ مشن کی طرف سے اہم خبروں پر مشتمل Press Release ریڈیو اور اخبارات کو بھجوایا جاتا رہا۔

اخبار ٹروتھ میں جو اہم مضامین اس عرصہ میں شائع ہوئے ان میں سے ایک کتاب پر تبصرہ قابل ذکر ہے۔ جو عالمی وائی ایم سی اے جنیوا کے Mr Tracy Strong کی تصنیف ہے۔ اور اسی سال A pilgrimage in to the world of Islam. (دنیائے اسلام کی ایک مقدس زیارت) کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کے چند اقتباسات کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"نیروبی کے انہیں بارسوخ احمدی کے ذریعہ مجھے شیخ مبارک احمد صاحب اور دوسرے احمدی لیڈروں سے متعارف ہونے کا موقعہ ملا۔ اس جماعت کی بنیاد (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے رکھی تھی ...... اس جماعت کی ایک کتاب our Foreign missions سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی اور مغربی افریقہ میں وسیع پیمانے پر اشاعت و تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔ نیز خصوصیت سے انگریزی بولنے والے علاقوں اور جرمنی سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ سکنڈے نیوین ممالک۔ برطانیہ امریکہ۔ انڈونیشیا۔ سیلون۔ برما۔ ملایا۔ اور مشرق وسطی کے کئی ممالک بشمول اسرائیل میں بھی تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔

اس جماعت کی مطبوعات میں سے جو مجھے نیروبی اور لیگوس میں دی گئیں ایک خوبصورت قرآن کریم بھی ہے۔ جس میں عربی عبارت کے ساتھ ساتھ انگریزی ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی فکر انگیز دیباچہ بھی ہے۔ جس میں حسب ذیل عناوین پر بحث کی گئی ہے۔

پرانے عہد نامہ کی متضاد اور غلاف تعلیمات۔ نیا عہد نامہ اور اس کے متعلق یسوع مسیح کے اپنے اعترافات۔ قابل اعتراض اخلاقی تعلیم۔ وید۔ کتاب استثناء اور سے عہد نامہ کی پیشگوئیاں بعد ازاں آخر میں قرآنی تعلیم کی خصوصیات و فضائل۔ قرآن کریم کے روحانی عالم کا خاکہ اور حضرت احمد مسیح موعود پر بھی بحث کی گئی ہے۔

ان کے دیگر پمفلٹ جو انگریزی اور بہت سی افریقن زبانوں میں شائع کئے گئے ہیں۔ اس قسم کے مضامین پر مشتمل ہیں "محمد اینڈ کرائسٹ" اسلام میں عورتوں کا مقام کمیونزم اور ڈیماکریسی۔

ایک کتابچہ ڈاکٹر محمد ظفر اللہ خان صاحب نائب صدر عالمی عدالت انصاف کی تصنیف ہے جس میں اس قسم کے مضامین پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ "اسلام کا عالمگیر پیغام" "مذہب اسلام کا خطاب قبائلی قومی۔ نسلی اور تمدنی قیود و حدود سے بالا ہے"۔ "اسلام کی بنا بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور ساتھ ہی انسانیت اور زندگی کی وحدانیت و یکسانیت پر ہے

جلسہ سالانہ پر احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنے کی کوشش کریں

— از حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ —

جیسا کہ قبل ازیں الفضل میں متعدد اعلانات کے علاوہ خطوط کے ذریعہ بھی احباب اور جماعتوں کو اس امر کی اطلاع دی جا چکی ہے کہ امسال ملک میں بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کی بناء پر بامر مجبوری جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی کی گئی ہے یعنی اس سال ہمارا جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء کی بجائے ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگا۔

چونکہ تاریخوں کی تبدیلی غیر معمولی حالات میں ایک اہم ملکی مصلحت کی بناء پر کی گئی ہے۔ اسلئے بہت ممکن ہے کہ ان دوستوں کو اس دفعہ کچھ دقت اور مشکل محسوس ہو جو سالہا سال سے جلسہ کی اصل تاریخوں پر آنے کے عادی تھے اور شروع سال سے ہی ان تاریخوں پر آنے کیلئے اپنی ذہنی تیاری کے علاوہ اپنی رخصت اور فرصت کا انتظام بھی کر لیا کرتے تھے اسی طرح جلسہ کی نئی تاریخوں پر خصوصاً تعلیمی اداروں میں عام رخصتوں کی سہولت ویسی نہیں جیسے دسمبر میں ہوا کرتی ہے ان حالات میں یہ ممکن ہے کہ اگر جماعتوں اور دوستوں نے اس دفعہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے خاص عزم اور بیداری کا ثبوت نہ دیا تو جلسہ کی عام حاضری میں کچھ فرق پڑ جائے لہٰذا اس امکان کے پیش نظر میں تمام جماعتوں کے امراء عہدیداران اور سلسلہ کے مربیان اور کارکنوں کو یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ ان غیر معمولی حالات میں جلسہ پر آنے کے لئے احباب کو غیر معمولی طور پر تحریک کرتے رہیں۔ اور خود بھی اور جماعت کے علاوہ دوسرے دوستوں کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کیلئے توجہ دلائیں اور انہیں ساتھ لانے کی کوشش کریں تاکہ اس سال حاضری کم نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بھی بڑھ جائے۔

مرزا شریف احمد ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

"سائنس کے موجودہ ایٹمی دور میں ہماری راہنمائی اور ہمارے ان مسائل کا حقیقی علاج جو مستقبل قریب میں ہم سب پر اثر انداز ہونے والے ہیں یہی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور روحانی یکسانیت و خلوص قلب کے ساتھ تعلق باللہ استوار کریں اور ہمارا عزم یہ ہو کہ ہر قسم کے مصائب و مسائل میں ہم اپنی رہنمائی اس اصول سے حاصل کریں گے "نہ میری بلکہ خداوند تعالیٰ کی مرضی کا ظہور ہو"۔ . . . . . .

اس کے بعد مصنف رقمطراز ہے کہ

"(بیگوس میں) ایک چھوٹی سڑک پر ہم ایک مسجد میں گئے جہاں قدیم مسلمان عبادت گزر رہے تھے اس کے بالمقابل اسی سڑک پر ہم اس مسجد میں گئے جو مولوی نسیم سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کا ہیڈ کوارٹر ہے یہ مبلغ ربوہ مغربی پاکستان سے آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مجھے بہت تپاک سے خوش آمدید کہا اور "اسلام و عیسائیت" کے موضوع پر مجھ سے اپنی محققانہ اور جذبہ افروز گفتگو پیش کی۔ . . . . . .

سالٹ پانڈ - کماسی اور "رو" میں متعدد احمدیہ جماعتیں ہیں۔ جماعت احمدیہ نے ۱۵۰ مسجدیں اور ۱۳ سکول تعمیر کئے ہیں ۱۹۴۸ء میں یہاں احمدیوں کی تعداد ۲۲۵۷۲ تھی اب یقیناً رو بہ ترقی ہے۔

سیرالیون میں احمدیہ مشن نے ۲۵ مساجد تعمیر کی ہیں . . . . . . تعلیمی میدان میں مسلمانوں کو بہت کم مراعات دی گئی ہیں۔ احمدیہ مشن کی طرف سے حال ہی میں کئی نئے سکول تعمیر کئے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان و عیسائی سرکاری حکام نے ان نوجوان مبلغین کی قربانیوں اور مساعی کو قدردانی سے سراہا ہے جو ملک کی تعلیمی اور روحانی ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔

عیسائی عوام بھی مسلمانوں کی اس بیداری سے باخبر ہیں اور وہ ایسے انداز سے اس کے مقابلہ کی کوشش کر رہے ہیں کہ جنوری ۱۹۶۰ء میں آزادی سے قبل سیرالیون ایک متحد قومیت کی شکل اختیار کر سکے۔

لائبیریا میں بھی احمدیہ مبلغین کو وہاں کے عوام میں کام کرنے کا رتعدد دیا گیا ہے۔ اوّل اوّل ۱۹۵۷ء میں جب لائبیریا میں احمدیہ کا قیام ہوا تو انہوں نے بہائی تحریک کے مقابلہ کے لئے خوب کوشش کی"

اس کے بعد مصنف "اسلامی اذان" کے زیرِ عنوان رقمطراز ہے کہ:

"اسلام میں نمایاں ترین عالمگیر عبادت اسلامی اذان اور نماز ہے میرے لئے یہ امر بہت خوشی کا موجب ہوا کہ مجھے یروشلم کی Dome of Rock جو جاکرتہ کی جدید مسجد عظیم - اصفہان کی عظیم مسجد

ازرق اور بیگوس میں ایک ہی سڑک پر تین مختلف فرقوں کی مسجدوں نیز نیروبی کی احمدیہ مسجد میں عبادت کے لئے داخل ہونے کا موقعہ حاصل ہوا"

اس کے بعد مصنف لکھتا ہے کہ:۔

"۱۹۵۸ء کی افریقین چرچ کانفرنس کی ایک تجویز یہ بھی تھی کہ "ہمارے لئے اسلام کی ترقی کے مسئلہ میں خاص اقدامات ناگزیر ہیں" (بحوالہ محمدیہ ۹۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۹ء)

لیگوس میں جناب رئیس التبلیغ صاحب کو اقوام متحدہ کے ڈاکٹر جلال عبدہ کی پریس کانفرنس میں شرکت کے لئے بھی بلایا گیا جو شمالی کیمرون میں استصواب رائے کے کمشنر متعین ہو کر یہاں آئے تھے۔

ہر اتوار کو پبلک تبلیغی اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں۔ آپ احباب جماعت کی معیت میں ان میں شرکت کے لئے جاتے رہے۔ جہاں تقاریر کے بعد سامعین کے سوالات کے جواب دیئے جاتے رہے نیز مشن کا لٹریچر بھی فروخت کیا جاتا رہا۔ اسی طرح بیگوس کے نواحی مقام Shomba میں آپ نے ایک open air تبلیغی لیکچر دیا۔

علاوہ ازیں خطبات جمعہ اور ہر روز مسجد میں بعد نماز فجر قرآن کریم اور بعد نماز مغرب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الوصیت (انگریزی ترجمہ) کا درس دیتے رہے ہر جمعرات کو مقامی جماعت کی میٹنگ منعقد ہوتی رہی۔

روزانہ ۳۰-۸ تا ۳۰-۱ آپ مشن کے دفتری امور سرانجام دیتے رہے نیز احمدیہ سکول کی نگرانی کے تعلق میں محکمہ تعلیم سے ضروری خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ اسی طرح آپ نے مشن کی احمدیہ بک شاپ اور احمدیہ مسلم پریس کی نگرانی کے فرائض سرانجام دیئے۔

کانو (شمالی نائیجیریا) میں مخالفین کی طرف سے نو احمدیوں کو برگشتہ کرنے کی مہم چلائی گئی تھی۔ چنانچہ اس بارے میں آپ نے وہاں کے احباب جماعت کے نام پیغام سرکلر لیٹر کی صورت میں بھجوایا۔

اسی مہینہ محترمی جناب شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم۔اے کا نائیجیریا سے سیرالیون تبادلہ عمل میں آیا۔ اس سلسلہ میں ان کی الوداعی دعوت کی تقریب زیر صدارت جناب رئیس التبلیغ صاحب منعقد کی گئی۔ بعض غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے . . . . . . جن میں سے مسٹر باشوروں پرنسپل انصار الدین کالج ، اسولو اور اسی کالج کے مینجر مسٹر Okeuman نے تقاریر بھی کیں

لجنہ اماء اللہ لیگوس کی ایک مستعد کارکن Sister Safiatu Bombose وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

اس عرصہ میں حسب ذیل نئی کتب شائع کی گئیں۔ فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بعض ضروری اقتباسات کا ترجمہ Pronouncements of the Promised Messiah کے عنوان سے کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔ ایک تبلیغی پمفلٹ

5 Points to Remember About Jesus دوبارہ شائع کیا گیا۔ کتاب An Outlines of Islam کا یوربا زبان میں ترجمہ شائع کرنے کے انتظامات کئے گئے۔

اسی مہینہ مکرمی جناب مبارک احمد صاحب ساقی سیرالیون سے نائیجیریا پہنچے۔

ٹریکٹ "خاندانی منصوبہ بندی"

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ایک اہم مضمون "خاندانی منصوبہ بندی" کے عنوان سے نظارت اصلاح و ارشاد بصورت ٹریکٹ شائع کر رہی ہے۔ جماعتوں کے سیکرٹریان اصلاح و ارشاد نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں کہ انہیں اپنے اپنے حلقوں میں تقسیم کے لئے کتنی تعداد میں ٹریکٹ درکار ہوں گے۔

قیمت ۲ نئے پیسے فی کاپی یا دس روپے سینکڑہ ہوگی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

تحریک جدید کے اعلان کا اثر

"یہ تحریک اتنی اہم تھی کہ اگر ایک مرتے ہوئے باایمان انسان کے کانوں میں پہنچ جاتی تو اس کی رگوں میں خون دوڑنے لگتا اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کرا کے اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے جنت کو واجب کر دیا"

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ولولہ انگیز خطاب پڑھئے اور اپنا محاسبہ کیجئے کہ کیا آپ کو اس میں حصہ لینے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے دی ہے حضور کا ارشاد پھر پڑھئے، اور اپنا محاسبہ کیجئے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ولادت

مورخہ ۲۵-۲۶ دسمبر کی درمیانی رات کو اللہ تعالیٰ نے برادرم کیپٹن محمد سعید صاحب راولپنڈی کو ایک اور فرزند عطا فرمایا۔ یہ ان کا تیسرا فرزند ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک با اقبال اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین (خورشید احمد)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان دنوں بیماری بہت شدت اختیار کر گئی ہے۔ احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (ظفر اقبال ابن سردار مصباح الدین صاحب۔ چنیوٹ)

(۲) میرے خسر مکرم ملک محمد شفیع صاحب لائلپوری کا ۲۰ دسمبر ۱۹۵۹ء کو میو ہسپتال لاہور میں گلے کا تیسری بار آپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ آپریشن کی کامیابی اور مکرم ملک صاحب موصوف کی کامل و عاجل شفا یابی کیلئے خاص طور پر دعا کریں۔ (محمود احمد سعید حیدرآبادی)

اذکروا موتاکم بالخیر

از مکرم مولوی روشن دین صاحب مقیم مسقط

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یکے بعد دیگرے ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ مگر ان کی نیکیاں ہمیشہ اجاگر ہوتی رہیں گی۔ اور آنے والی نسلیں ان کی پیروی اور اقتدار کو اپنے لئے باعثِ فخر یقین کرتی رہیں گی

میں اس وقت دو بزرگوں کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ مجھے بھی ان کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے اور ان کی صحبتوں سے بھی فیضیاب ہوا ہوں۔ پہلے بزرگ حضرت شیخ محمد نصیب صاحب رضی اللہ عنہ ہیں۔ تقسیم پنجاب کے بعد میرا عارضی قیام خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ میں ہوا تھا۔ قبل ازیں شیخ صاحب بمع اہل وعیال یہاں رہائش اختیار کر چکے تھے۔ نمازیں انہی کی بیٹھک میں عام طور پر ہوا کرتی تھیں اور حضرت شیخ صاحب ہی امام ہوا کرتے تھے۔ نمازیں پوری پابندی سے ہوتیں۔ میں حضرت شیخ صاحب کو نماز پڑھنے کے وقت بالکل اس حالت میں پاتا کہ گویا وہ خدا تعالےٰ کو دیکھ کر ان سے باتیں کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت ہمیشہ باقاعدگی سے کیا کرتے۔ باوجود بڑھاپے کے قرآن پاک کو ازبر کرنے کا شوق ابھی تک جاری تھا۔ اپنے بچوں کی تربیت کا ازحد خیال رکھتے جس کا ذکر کئی دفعہ مجھ سے کرتے۔

تبلیغ کا ازحد شوق تھا۔ غالباً ۱۹۴۸ء کا واقعہ ہے میں لاہور سے خانقاہ ڈوگراں قیام کے لئے آیا ہوا تھا اس کے بعد مجھے مسقط آنا تھا۔ ان دنوں لوگ سکول کے احاطہ میں ریڈیو سے خبریں سننے کے لئے اکٹھے ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک مضمون قائداعظم محمد علی جناح مرحوم کے متعلق اخبار الفضل میں شائع ہوا۔ اس مضمون کو پڑھ کر حضرت شیخ صاحب مجھے فرمانے لگے۔ مولوی صاحب آج رات سکول کے احاطہ میں لوگوں کو یہ مضمون سنانا چاہیئے۔ میں نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا۔ چنانچہ ہم دونو موقعہ پر وہاں پہونچے اور خبریں سنیں۔ ازاں بعد صاحب موصوف نے مضمون پڑھنا شروع کیا تو پبلک نے آہستہ آہستہ وہاں سے کھسکنا شروع کیا اور بعض غیر احمدیوں نے ہاہو کے آوازے بھی کسے۔ مگر حضرت شیخ صاحب نے نہایت ہی سنجیدگی اور وقار سے مضمون کو پڑھا۔ جب مضمون ختم ہوا تو دو تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ مگر شیخ صاحب مضمون کو ختم کئے بغیر نہ رُکے۔

اسی طرح ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خانقاہ ڈوگراں میں شیخ صاحب کی دکان پر ایک غیر احمدی مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چند اعتراضات کئے۔ تو مجھے فوراً انہوں نے گھر سے بلایا کہ ان مولوی صاحب کے اعتراضوں کے جواب دیں۔ چنانچہ آدھ گھنٹہ تک گفتگو جاری رہی۔

حضرت شیخ صاحب کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت تھی جس کا ذکر اپنی مجالس میں کیا کرتے تھے۔ میں جب بیرون پاکستان میں تبلیغ کے لئے خانقاہ ڈوگراں سے روانہ ہوا۔ تو مجھے کچھ نقدی دی۔ اور فرمانے لگے یہ رقم تحفۃً دی ہے۔ دعاؤں کے ساتھ مجھے روانہ کیا۔ میرے منزل مقصود پر پہنچنے کے بعد میرے بچے کا خیال رکھتے۔

دوسرے ملک حسن محمد رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔ آپ کو تبلیغ و تربیت کا ازحد شوق تھا ان میں اس کے لئے بعض دفعہ عاشقانہ رنگ بھی پیدا ہو جاتا تھا۔ جن دنوں خاکسار رکھیریاں احمدیہ دارالتبلیغ میں بطور مبلغ کام کر رہا تھا تو کئی دفعہ حضرت ملک صاحب رضی اللہ عنہ ایک ایک مہینہ وقف کر کے فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے لئے وہاں آئے۔ میں نے ان کو ہمیشہ ہی ہنس مکھ پایا اور اپنے کام کو اپنے ہاتھ سے سرانجام دینے میں بہت آرام اور راحت محسوس کرتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ ایک دفعہ خاکسار بعارضہ ملیریا بخار بیمار تھا۔ تو حضرت ملک صاحب رضی اللہ عنہ قادیان سے ایک ماہ وقف کر کے احمدیہ دارالتبلیغ میں فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے لئے تشریف لاتے۔ آتے ہی فرمانے لگے۔ آپ کو ملیریا بخار ہے گھبرائیں نہ۔ خداوند تعالےٰ بخار کو دور فرمائے گا اور تمام سہولت کے سامان مہیا فرمائے گا۔ ایک دو دن خود کھانا تیار کر کے مجھے دیتے رہے اور دوسری خدمات بھی بشرح صدر بجالاتے رہے۔ چنانچہ چند دنوں میں مجھے آرام ہو گیا

الغرض حضرت ملک صاحب رضی اللہ عنہ بھی والہانہ رنگ اپنے اعمال میں رکھتے تھے۔ جن سے صاف عیاں ہوا کرتا تھا کہ آپ کسی مامور من اللہ کی صحبت سے فیضیاب ہیں۔ جس طرح ہر چیز اپنا ایک رنگ رکھتی ہے اسی طرح صحبت صالحین کا بھی ایک خاص رنگ ہوا کرتا ہے۔ اور اس سے کہیں زیادہ ہر اثر و ہر جذب رنگ صحبت انبیاء میں ہوتا ہے جس کا اثر انسان کی حرکت و سکون پر گہرا پڑتا ہے۔ اور گاہے بگاہے اسکے نقوش کا اثر دوسروں کو جذب کرنے کا اثر رکھتا ہے۔ اور ان کو بھی اسی رنگ میں رنگین کر دیتا ہے۔ لہذا ہمارا فرض ہے کہ اسی رنگ کو اپنے اندر پیدا کریں اور خدا کے دین کی استقامت میں ہمہ تن رنگ جائیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اللہم آمین

"قبولِ احمدیت کی دلچسپ سرگذشت"

صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے عنوان بالا کے تحت

ایک اہم کتاب کی اشاعت کا فیصلہ

از حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے خوش قسمت افراد ہیں۔ جن کی سلسلہ حقہ میں شمولیت کی روداد خود ان کے لئے تو ایمان افزا ہے ہی۔ وہ دوسروں کی ہدایت و راہ نمائی کا موجب بھی بن سکتی ہے۔ مگر افسوس کہ سلسلہ کے لٹریچر میں ایسی کوئی کتاب موجود نہیں۔ جس میں قبول احمدیت کے دلچسپ واقعات کو جمع کر دیا گیا ہو۔ نتیجہ یہ ہے کہ جماعت اپنی تاریخ کے ہزاروں قیمتی اوراق سے محروم ہے۔ بعض کتابوں میں ایک حد تک یہ مضمون ملتا ہے مگر اپنی افادیت و اہمیت کے باوصف ان سے یہ قومی تقاضا پورا نہیں ہو سکتا۔ لہذا نظارت اصلاح و ارشاد کے صیغہ نشر و اشاعت نے اس نوع کے قیمتی مجموعہ کے جلد شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور میں اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس قومی خدمت میں صیغہ نشر و اشاعت سے پورا پورا تعاون کرتے ہوئے خود بھی اولین فرصت میں احمدیت سے وابستہ ہونے کے مختصر مگر جامع حالات قلم بند کر کے صیغہ متعلقہ کو ارسال کریں اور اپنے حلقہ میں بھی اس کی پُرزور تحریک کریں تا سلسلہ احمدیہ کی ایک تاریخی امانت ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے اور ان کا قبول حق دوسری لاکھوں سعید روحوں کو حق و صداقت کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا باعث بنے۔

نوٹ ۱:- جو احباب اس کتاب میں اپنے حالات کے ساتھ اپنا فوٹو بھی شائع کرانے کے خواہشمند ہوں وہ فوٹو کا بلاک یا اس کا خرچ صیغہ کو بھجوا دیں۔

۲:- اس مجموعہ کی ترتیب و تدوین کے سلسلہ میں دوست اپنے مشوروں سے بھی صیغہ کی بھاری مدد کر سکتے ہیں۔

امید ہے احباب جماعت اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے جن کی طرف سے اس قسم کے حالات پہلے اخبار میں شائع ہو چکے ہوں وہ بھی لکھ کر بھجوا دیں۔

انجیل مرقس کا آخری ورق

کوہ ایتھاس سے انجیل کا ایک نسخہ برآمد ہوا ہے جس میں صاف طور پر مذکور ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد مشرق میں آگئے تھے۔ اس نسخے نے حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری جیسے محقق نے "انجیل مرقس کا آخری ورق" کے عنوان کے تحت اس کی تفصیلات بیان کی ہیں۔ شیخ صاحب موصوف نے دیپایہ مقالہ جامعہ احمدیہ کی الجمعیۃ العلمیہ میں پیش کیا، جو بڑی دلچسپی سے سنا گیا اور بعض احباب کی خواہش کے مطابق افادہ عام کی خاطر مجلس ہذا نے شائع کر دیا ہے۔ تعداد اشاعت محدود ہے اسلئے خواہشمند جاب آج ہی مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھکر ضرورت کے مطابق نسخے منگوالیں جماعتوں کے امراء سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لیں۔ قیمت فی نسخہ ۲ر تین نسخے ایک روپیہ۔ (جمیل الرحمٰن رفیق وائس پریذیڈنٹ الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ ربوہ)

کرکٹ میچ

ربوہ ۲۵ر دسمبر۔ آج ربوہ کرکٹ کلب اور سلطان ٹیکسٹائل ملز کرکٹ کلب کے درمیان ایک دوستانہ کرکٹ میچ ہوا۔ جو ہار جیت کے فیصلہ کے بغیر ختم ہو گیا۔

سلطان ٹیکسٹائل ملز نے ۱۲۸ رنز بنائیں اصغر نے ۷۶ سکور بنا کر بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا ربوہ کرکٹ کلب نے جواب میں نو وکٹوں پر ۷۶ رنز بنائیں کہ کھیل کا وقت ختم ہو گیا۔ اور اس طرح میچ برابر رہا۔

خدام الاحمدیہ کے چندہ مجلس کا مالی جائزہ ۵۹-۱۹۵۸ء

معیاری مجالس کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس نیک قدم کو ان کے لئے مزید خدمات کا پیش خیمہ بنائے۔ اور دوسری مجالس کو ان کی تقلید کی توفیق بخشے۔ اور خدمت کے ان بابرکت ایام میں وہ بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوں۔

خلاصہ سالانہ جائزہ از یکم نومبر ۱۹۵۸ء تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۹ء

نمبر	ڈویژن	۱۰۰٪	بجٹ سے کم	بغیر بجٹ	نادہند	میزان
۱	پشاور	۲	۵	۵	۶	۱۸
۲	ڈیرہ اسماعیل خان	×	۲	۲	۵	۹
۳	راولپنڈی	۱۳	۱۸	۱۰	۴۴	۸۵
۴	لاہور	۱۱	۱۶	۱۵	۹۶	۱۳۸
۵	ملتان	۱۲	۳۶	۷	۷۶	۱۳۱
۶	بہاولپور	۳	۱	۶	۴۵	۵۵
۷	خیرپور	۱۰	۲	۳	۱۵	۳۰
۸	حیدرآباد	۱۲	۱۱	۴	۶	۳۳
۹	کراچی	۱	۲	×	×	۳
۱۰	کوئٹہ	۱	×	×	×	۱
	میزان	۶۵	۹۳	۵۲	۲۹۳	۵۰۳

۱۔ پشاور ڈویژن } ۱۰۰٪ ادائیگی کرنیوالی مجالس:۔ کیمبل پور۔ میرپور۔ آزاد کشمیر

بجٹ سے کم ادائیگی کرنے والی مجالس:۔ پشاور، مردان۔ بالاکوٹ۔ واہ کینٹ (کوٹلی آزاد کشمیر)

بغیر بجٹ کے ادا کرنے والی مجالس:۔ نوشہرہ۔ پبی۔ رسالپور، مانسہرہ۔ بچند۔

نادہند مجالس:۔ شیخ محمدی۔ کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز۔ ایبٹ آباد۔ واہ۔ کراں۔ جہساں۔

۲۔ ڈیرہ اسماعیل خاں ڈویژن

۱۰۰٪ ادائیگی کرنے والی مجالس:۔ ×

بجٹ سے کم " " " :۔ بھکر۔ چک ۳۷ M.L

بغیر بجٹ " " " :۔ کوہاٹ۔ بنوں

نادہند مجالس } ڈیرہ اسماعیل خاں۔ پاہ۔ چنار۔ میانوالی۔ لیاقت آباد۔ داؤد خیل۔

۳۔ راولپنڈی ڈویژن

۱۰۰٪ ادائیگی کرنے والی مجالس } راولپنڈی۔ گوجر خان۔ سعد اللہ پور۔ بھیرہ۔ چک ۹۹ ش۔ چک ۲۳ ج۔ چک ۳۵ ج۔ چک ۸۷ ج۔ چک ۳۸ ج۔ خوشاب۔ چک ۱۱۶ ج۔ چک ۸۱ ج۔ چک ۱۲۸ ش گھلا ——

بجٹ سے کم " " " } مری۔ جہلم۔ لالہ موسیٰ۔ منڈی بہاؤالدین۔ سرگودھا۔ چک ۱۷ ج۔ چک ۹۸ ش۔ چک ۳۷ ج۔ کوٹ مومن۔ ادرحمہ۔ چک ۹۸ ش۔ جوہر آباد۔ چک ۴۹ ج۔ سلانوالی۔ چک ۱۵۲ ش۔ بیرد۔ چک ۴۶ ش۔ چک ۱۳۴ ج ——

بغیر بجٹ " " " } چکوال۔ دوالمیال۔ گجرات۔ کھاریاں۔ گھیر۔ بہاں گھوگھیاٹ۔ مٹھہ ٹوانہ۔ چک ۳۹ S.B۔ قائد آباد۔ شاہ پور صدر۔ چک ۳۱۔

نادہند مجالس:۔ چنگا بنگیاں۔ چک جمال۔ محمود آباد۔ نزکی۔ رنوچھ۔ خانپور۔ رسول۔ شیخ پور۔ گوسیکی۔ فتح پور۔ لگرائی۔ چک سکندر۔ دیوتا مانگے۔ سدوکے۔ چوکن توالی۔ دھیر کے کلاں۔ کھوکھر غربی۔ بوزنگ۔ دودھراسی۔ ہرسالاں۔ مدوعہ۔ پنڈی لالہ۔ مرالہ۔ شادیوال خورد۔ بھٹیاں۔ کرڈیانوالہ۔ تخت ہزارہ۔ چک ۴ ج۔ چک ۹ ج۔ بینارروڈہ۔ بھاگ امیدادرک۔ بھان جوبا۔ دودھ۔ چک ۱۲۴ ج۔ نصیرپور خورد مجوکہ۔ چک ۷۹ ش۔ چک ۸۶ ش۔ چک ۸۷ ش۔ چک ۳ M.B۔ بھابڑہ۔ مٹھہ جوبا۔ ہیکہ۔

۴۔ لاہور ڈویژن

۱۰۰٪ ادائیگی کرنے والی مجالس } پنڈی دنڈ۔ سیالکوٹ۔ ڈسکہ۔ پسرور۔ بدوملہی۔ ہرڈو۔ عزیز پور ڈگری۔ گوجرانوالہ۔ حفیظ آباد۔ مانگٹ اونچے

بجٹ سے کم " " } لاہور۔ لاہور چھاؤنی۔ گنج۔ قصور۔ پانڈو۔ چونڈہ۔ سلیم پور۔ ریلوے کنجروڑ۔ گکھڑ۔ ڈسکہ کوٹ شافی۔ گرمولا ورکاں۔ ننکانہ صاحب۔ سانگلہ ہل۔ چہور کانہ۔ چک ۱۱۷ چہور ——

بغیر بجٹ " " } سیالکوٹ چھاؤنی۔ ناروال۔ بھڈال۔ بھرتانوالہ۔ بکھو بھٹی۔ قلعہ صوبہ سنگھ۔ پنڈی بھاگو۔ گھنوکے ججہ۔ لدھڑ کرم سنگھ۔ مہندی پور۔ ڈھپئی۔ موہلن کے۔ حافظ آباد۔ شیخوپورہ۔ کلسیاں ——

نادہند مجالس } ہڑپارہ۔ کماس۔ دھپ سڑی۔ پیرو۔ کلاسوالہ۔ گھٹیالیاں۔ مانگا چانگریاں۔ داتہ زیدکا۔ کوٹ کرم بخش۔ علیانوالہ۔ چندرکے منگولے۔ بہلولپور۔ بھنڈاجرمیاں۔ ڈنڈپور کھودلیاں۔ ڈگری گھمناں۔ مالوکے بھگت۔ کوٹ آغا۔ بھنڈو ساہی۔ بھاگووال۔ بھلوشیاں کلاں۔ ظفروال۔ موسےوال۔ صابو بھڈیار۔ دھرگ پمپ۔ احمد آباد۔ بھوپال وال۔ ڈیرہ بابا نوالہ۔ ساہووال۔ کھیوہ باجوہ۔ کھوکھووالی۔ چوہڑ منڈہ۔ بیرسکہ سیاں۔ میانوالی۔ سندھواں۔ کوٹ گھمن۔ عہدی پور۔ بھوڈی ملیاں۔ سمبڑیال۔ ملوکے۔ خانانوالی۔ میانوالی۔ تلونڈی بھنڈراں۔ میانہ پنڈ۔ قیام پور مرالہ کے والے۔ یوسک مرالی۔ عبیوالی۔ مالوکے تتلے۔ لوہاں۔ مگراء۔ جاکے ڈھنڈے۔ منڈیکی بیریاں۔ کھرپا۔ کوٹلی ہرنائی۔ بھاگو بھٹی۔ کوٹ کوڑا۔ اوراءبے۔ گکھانوالی۔ ملائیکے پور۔ نزگڈی۔ تلونڈی راہوالی۔ ککاکولو...... مدرسہ چٹھہ۔ بیرکوٹ اول۔ سہادا۔ منڈیالہ وڑائچ۔ پنڈی بھٹیاں۔ فیروز والا۔ تلونڈی کھجور والی۔ پریم کوٹ۔ بھاگا بھٹیاں۔ خوجیانوالہ۔ چک چٹھہ۔ اکال گڑھ۔ قیام پور۔ جھڑی شاہ رحمان۔ بھلوکے۔ لویری والا۔ چک ۶ ہیڈو۔ پنڈی چری۔ بھینی شرقپور۔ سیدوالا۔ چک ۳۳ دھامدووال۔ چک ۱۶۹ اگرمولا۔ کرتو۔ چاند پور۔ چک ۷۹۔ کوٹ سوندھا۔ بکھی آنا۔ نانوڈوگر۔ چک ۵ رتی۔ چک ۳/۵۲۔ دابنہ کجہ۔ کوٹلی چہور۔ سرانوالی ٹبیلہ

۵۔ ملتان ڈویژن

۱۰۰٪ ادائیگی کرنے والی مجالس } جھنگ صدر۔ لائلپور۔ چک ۱۳۱ گوکھووال۔ گوجرہ۔ چک ۸۴ سر شمیر روڈ۔ چک ۲۱۹ ر ب گنڈا سنگھ۔ چک ۶ L-11۔ لودھراں۔ بوریوالہ۔ دیناپور۔ چک ۲۳ W-B۔ چک ۱۶۳۔

بجٹ سے کم " " } ربوہ۔ کوٹ سلطان۔ چک ۲۷۵ ر ب کرنار پور۔ چک ۲۳۱ دھیروکے۔ چک ۸۸ میانہ بوڑا لوالہ۔ چک ۸۹ رتن۔ چک ۲۷ ج ب کلاں۔ چک ۲۷۶ گوکھووال۔ چک ۳۱۲ کھتووالی۔ چک ۲۶ سنتوکھ گڑھ۔ چک ۵۷ ج ب گھیالہ۔ گھسیٹ پور۔ چک ۲۹۷ ج ب۔ چک ۳ ج ب۔ چک ۳۶۷ ج ب۔ چک ۶۱ ج ب۔ چک ۲۸۷ ج ب۔ پلاسور۔ چک ۳۶ ج ب۔ لوپر ٹیک سنگھ۔ منٹگمری۔ اوکاڑہ۔ عارف والا۔ چک ۵۵/۲ L۔ صدر گوگیرہ۔ چک ۳ L-11۔ چک ۳۶۳ E-B۔ پاکپتن۔ ملتان چھاؤنی۔ خانیوال۔ جلہ ارائیں۔ جہانیاں۔ چاہ بھاگووالہ۔ چاہ جیون سنگھ۔ کبیروالہ۔ دہاڑی منڈی۔ گوجھڑووالا بنگلہ۔ چک ۵۹ E-B ——

بغیر بجٹ کے " } چنیوٹ۔ احمد نگر۔ جہل بھٹیاں۔ چک ۵۵ گ ب۔ چک ۵۶۔ چک ۴ ر ب۔ چک ۴۵ E-B ——

نادہند مجالس } جھنگ شہر۔ ڈاور۔ گگی نو۔ شورکوٹ۔ چک ۹۷ ج ب۔ گھوڑی والا۔ لالیاں۔ چاہ کوروالہ۔ منڈیانہ۔ چاہ لدیانہ۔ پکانسوانہ۔ چک ۱۰۹۔ نرائن گڑھ۔ چک ۵۶۵ گ ب۔ چک ۳۳۲ دھنی دیو۔ چک ۹۶ گ ب۔ چک ۱۱۲ گ ب۔ چک ۱۹۵ ر ب جھنڈانوالہ۔ چک ۵۵۹ احمد آباد۔ سمندری۔ چک ۵۸/۳۔ چک ۲۱۹ ر ب ملوئیاں۔ چک ۱۶۸ ج ب سلیانی۔ چک ۵ سیٹھاں۔ چک ۳۳-۳۰ ج ب۔ چک ۲۷۵ ٹیر کا۔ چک ۳۶ گ ب۔ چک ۱۹۴ لاٹھیانوالہ۔ چک ۲۶ ٹھٹھہ کالو۔ چک ۲۰۹ لودھی ننگل۔ چک ۲۳۳ گ ب کلیانپور۔ چک ۲۹۵ گ ب۔ چک ۳۰۶ گ ب۔ چک ۵۵۴ قادرآباد۔ چک ۵۲۸ گ ب۔ چک ۱۴۲ گ ر ب۔ چک ۸۸ گ ب۔ چک ۲۶۸ گ ب۔ چک ۲۶۶ ر ب۔ چک ۶۱ ر ب بیدیانوالہ۔ چک ۸۴ گ ب۔ چک ۸۶ ج ب۔ چک ۹۴ ج ب۔ چک ۱۰۹۔ چک ۲۹۶ ج ب چھجاپور۔ چک ۶۰ R-B کھیہ سنگھ۔ چک ۲ ماموں کانجن۔ چک ۹۲ ج ب۔ چک ۱۲۶۱ وددوالی۔ حویلی لکھا۔ چک ۲۲ G-D۔ چک ۹۹ ۶-R۔ چک ۱۳۷ 9-L۔ چک ۹۰ 12-L۔ چیچہ وطنی۔ ملتان شہر۔ محمود آباد۔ چک ۳۵ E-B۔ چک ۵ درکھانہ۔ حسن پور۔ چاہ احمدیہ والا۔ چک ۲۶۶ W-B۔ علاپور۔ پنڈی دیوا سنگھ۔ چک ۱۷ 100-R۔ چک ۳۴۲ E-8۔ میلسی۔ چک ۹۶ 12-L۔ چک ۲۴ 100-R۔ چک ۱۷ 14-L ——

۶۔ بہاولپور ڈویژن

۱۰۰٪ ادائیگی کرنے والی مجالس } چاہ گوبے والا۔ رحیم یار خاں۔ لیاقت پور ——

بجٹ سے کم " " } چک ۱۶۶ ہزمراد ——

بغیر بجٹ " " } مظفرگڑھ۔ لیہ۔ ڈیرہ غازیخان۔ چک ۸۴ ہزفتح۔ اوچ شریف۔ بہاولنگر ——

نادہند مجالس } علی پور گھلواں۔ بیٹ قائم شاہ۔ بیراج کالونی تونسہ۔ چک ۹۳ T.D.A۔ جتوئی۔ کوٹ قیدانی۔ بستی رنداں۔ بستی مندرانی۔ بستی مرباتی۔ شادن لنڈ۔ گل گھوٹو۔ چاہ اسماعیل والا۔ بیٹ چین والا۔ چاہ کمہار والا۔ راجن پور۔ بہاولپور۔ حاصل پور۔ چک ۱۶۰ ہزمراد۔ چک ۱۸۳ ہزمراد۔ چک ۱۶۹ ہزمراد۔ احمد پور شرقیہ۔ چک ۱۱ ہزمراد۔ بستی لوز پور۔ چک ۱۶۸ ہزمراد۔ چک ۲۲۳ 9-R۔ چک ۱۶۹ 7-R۔ چک ۱۸۴ 7-R۔ چک ۱۶۶ 7-R۔ چک ۹۳ 9-R۔ چک ۱۰۲ 6-R۔ چک ۱۹۱ 7-R۔ چک ۵۵ 7-R۔ چک ۷۶ 4-R۔ چک ۱۶ 7-R۔ چک ۲۲۷ 11-R۔ چک ۱۰۳ 9-R۔ فورٹ عباس۔ بستی باباجھنڈا۔ بستی احمدیاں۔ چک ۶۵ P۔ چک ۱۰۶ P۔ چک ۳ صادق آباد۔ چک ۲۴ P۔ چک ۲ P۔ چک ۱۰ P ——

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرے مرحوم بھائی بابو عبدالرحیم صاحب اوورسیر کی بیٹی صفیہ بیگم اہلیہ چوہدری ملک عبدالقادر صاحب سکنہ کھارہ حال کومیلا مشرقی پاکستان سخت بیمار ہے سب بھائی اور بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد شفیع نوشہروی دارالرحمت وسطی ربوہ)

نئی درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا گیا

اخباری کاغذ درآمدی فہرست سے خارج کر دیا گیا

راولپنڈی ۳۰ دسمبر۔ کل جنوری سے جون ۱۹۶۰ء تک کی درآمدی مدت کے لئے نئی درآمدی ـ ـ ـ ـ ـ ـ پالیسی کا اعلان کر دیا گیا جس کے مطابق دو سو اشیاء کے لئے درآمدی لائسنس دئیے جائیں گے۔ اس کے مقابلہ میں موجودہ درآمدی مدت (جولائی دسمبر ۱۹۵۹ء) میں دو سو ایک اشیاء کے لئے درآمدی لائسنس دئیے گئے تھے۔

موجودہ درآمدی پالیسی اور نئی درآمدی پالیسی میں صرف یہ فرق ہے کہ موجودہ پالیسی کے مطابق اخباری کاغذ ملک میں درآمد کیا جاتا ہے لیکن نئی پالیسی کے تحت اسے درآمد نہیں کیا جائے گا کیونکہ خود ملک میں اخباری کاغذ کی اتنی مقدار تیار ہونے لگ گئی ہے جس سے ملک کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

نئی درآمدی پالیسی کی خاص بات یہ ہے کہ حکومت نے ادویات کو "خود بخود منظوری" کے سسٹم میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ درآمد و برآمد کے چیف کنٹرولر مسٹر الطاف گوہر نے آج شام اپنی نشری تقریر میں حکومت کے اس فیصلے کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ قریب قریب عام کھلے لائسنس کے مترادف ہے۔ آپ نے کہا یہ فیصلہ ادویات کی قلت سے متعلق عوام کی شکایت سے متاثر ہو کر کیا گیا ہے اس سسٹم کے مطابق ادویات کے درآمدی تاجروں کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنے پہلے لائسنس کو پوری طرح اور مناسب طریقے سے استعمال کرنے کے بعد دوسرا لائسنس لے لیں۔ لیکن اب اس کے لئے یہ امر ضروری قرار دیا گیا ہے کہ دوسرا لائسنس حاصل کرنے سے پیشتر ادویات کے درآمدی تاجروں کی طرف سے صحت کے متعلقہ افسروں کی طرف سے اس مفہوم کا سرٹیفکیٹ پیش کیا جائے کہ مناسب قسم کی ادویات ہی درآمد کی گئی ہیں۔

مسٹر الطاف گوہر نے بیان کیا کہ نئی درآمدی پالیسی مرتب کرتے وقت صنعت کاروں کے مفادات کا خاص خیال رکھا گیا ہے آپ نے حکومت کے اس فیصلے کا بھی اعلان کیا کہ مصنوعی ریشم کا کپڑا تیار کرنے والے جن کارخانوں میں خاص ڈیزائن کی کھڈیاں نہیں لگائی گئیں یا جن کھڈیوں میں ردوبدل کر کے انہیں نئے حالات کے مطابق نہیں بنایا گیا۔ انہیں نئی درآمدی مدت میں آرٹ سلک یارن کا لائسنس نہ دیا جائے

بعض اشیاء کیلئے زیادہ رقم

درآمد و برآمد کے چیف کنٹرولر نے کہا نئی درآمدی مدت میں زیادہ تر اشیاء کی لائسنسنگ کی عام سطح وہی رہے گی جو جولائی دسمبر ۱۹۵۹ء کی درآمدی مدت میں رہی ہے۔

نئی درآمدی مدت میں جن اشیاء کے لئے نسبتاً زیادہ رقم رکھی گئی ہے وہ حسب ذیل ہیں:۔

لوہا اور فولاد۔ دھاتیں، مشینری اور ورکشاپ کا ساز و سامان، مشینیں اور ان کے فالتو پرزے، عمارتی لکڑی، لوہے سے بنی ہوئی چیزیں، کیمیائی اشیاء، رنگ، خام ربڑ، ٹائر، موٹریں اور موٹروں کے پرزے، سائیکلیں اور ان کے پرزے، سائینسی لوازم، کتابیں اور رسالے، دودھ پیتے بچوں کے لئے دودھ سے بنی ہوئی اشیاء اور کھوپرے کا تیل۔

صنعت کاروں کے لئے مخصوص اٹھائیس اشیاء

درآمدی مدت میں درآمد ہونے والی دو سو اشیاء کی فہرست میں اٹھائیس اشیاء ایسی ہیں جو صنعت کاروں کے لئے مخصوص ہیں۔ موجودہ درآمدی مدت میں چائے کے صندوق تجارتی فہرست میں شامل تھے لیکن نئی درآمدی مدت میں انہیں صنعتی فہرست میں شامل کر دیا گیا ہے۔ سات اشیاء خاص طور پر مشرقی پاکستان کے لئے مخصوص کی گئی ہیں وہ مغربی پاکستان میں درآمد نہیں کی جا سکیں گی۔

چھوٹی صنعتیں

نئی درآمدی پالیسی کے بجٹ میں چھوٹی صنعتوں کے لئے اچھی خاصی رقم رکھی گئی ہے۔ چنانچہ مسٹر گوہر نے امید ظاہر کی کہ چھوٹی صنعتیں اس رعایت سے فائدہ اٹھا کر اپنی حالت کی اصلاح کریں گی

تجارتی لائسنس جنوری میں

مسٹر الطاف گوہر نے کہا حکومت کو توقع ہے کہ تجارتی لائسنس جنوری میں دے دئیے جائیں گے اسی طرح صنعتی لائسنس فروری کے آخر تک دے دئیے جائیں گے۔ البتہ بعض لوگوں کو غیر ملکی امداد کے سلسلہ میں لائسنس لینے میں کچھ دیر لگ جائے گی کیونکہ ابھی اس سلسلے میں انتظامات مکمل نہیں ہوئے۔ آپ نے کہا کہ چھوٹے لائسنس ہولڈروں کو امداد باہمی کے اصول کے مطابق متحد ہو جانا چاہئے یا گروہ بنا لینے چاہئیں۔ کراچی میں یکم جنوری سے لائسنس دینے کے نئے طریق کار کی تدریج کی تیاری مکمل کر لی گئی ہے۔ لائسنس فارموں کیلئے فارم کی کتاب کے نسخے

اور انفرادی درآمدی تاجروں کی پاس بکیں یکم جنوری سے پہلے شیڈولڈ بنکوں میں پہنچ جائیں گی۔ جونہی حکومت کی طرف سے لائسنسنگ کی بنیاد کا اعلان کر دیا گیا۔ بنکوں کی طرف سے لائسنسنگ فارم لائسنسنگ پوائنٹ کے حوالے کر دئیے جائیں گے جو درآمدی تاجروں کے استحقاق کی پڑتال کریں گے اور اس کے بعد وہ فارم کی تصدیق کر دیں گے۔ اس موقع پر سٹیٹ بنک کا نمائندہ موجود ہو گا وہ اس فارم کو باضابطہ طور پر رجسٹر میں درج کرے گا۔ اس کے بعد یہ فارم اسی طرح متعلقہ بنک کو واپس کر دیا جائے گا۔ جہاں سے وہ متعلقہ درآمدی تاجر کے حوالے کر دیا جائے گا

ادویات

نئی درآمدی پالیسی میں ادویات کی درآمد کے لئے خاص رعایتیں منظور کی گئی ہیں۔

ادویات کے کسی درآمدی تاجر کو ایک دفعہ لائسنس ملے گا اسے دوسرا لائسنس حاصل کرنے کا حق بھی حاصل ہو گا۔

بڑے درآمدی تاجر جن کے پاس ایک لاکھ یا اس سے زیادہ روپے کی کیٹیگری موجود ہے۔ اپنی کیٹیگری کے ڈیڑھ سو فی صد کے برابر درخواست دینے کے مجاز قرار دئیے گئے ہیں۔ جونہی ان کا یہ لائسنس ختم ہو جائے وہ دوسرے لائسنس کیلئے درخواست کر سکیں گے

جن درآمدی تاجروں کی کیٹیگری ایک لاکھ روپے سے کم ہے۔ لیکن پانچ ہزار روپے سے زیادہ ہے وہ اپنی کیٹیگری کے ڈھائی سو فی صد تک درخواست دینے کے مجاز ہیں۔

صنعتی لائسنس ہولڈروں کو اپنی تشخیص شدہ گنجائش کے ایک سو فی صد کے برابر درخواست پیش کرنے کی اجازت ہو گی۔ انہیں بھی پہلے لائسنس کے استعمال کے بعد دوسرے لائسنس کے لئے درخواست کرنے کی اجازت ہو گی۔ اس سکیم میں ایسے کیمسٹوں اور ڈرگسٹوں کے لئے بھی لائسنس دینے کی گنجائش رکھی گئی ہے جن کا کاروبار کافی وسیع ہو اور اس سہولت کا مقصد یہ ہے کہ مختلف اضلاع کی ضروریات پوری کی جا سکیں۔ اس سکیم کے مطابق ایسے رجسٹرڈ کیمسٹوں اور ڈرگسٹوں سے درخواستیں طلب کی جائیں گی جن کے پاس ۳۰ نومبر ۱۹۵۹ء کو زندگی بچانے والی ادویات کی فروخت کا لائسنس موجود تھا۔

منتخب کیمسٹوں اور ڈرگسٹوں کے نام کم از کم دس ہزار روپے کا لائسنس جاری کر دیا جائے گا۔ انہیں یہ بھی حق دیا جائیگا کہ اس لائسنس کو اچھی طرح استعمال کرنے کے بعد دوسرے لائسنس کے لئے درخواستیں پیش کر دیں

جن چھوٹے درآمدی تاجروں کے پاس پانچ ہزار روپے سے کم کی کیٹیگری ہے انہیں کم از کم دس ہزار روپے کے لائسنس کے لئے درخواست پیش کرنے کا مستحق قرار دیا جائے گا۔

درآمد برآمد کے چیف کنٹرولر نے کہا اس سکیم کی مزید تفصیلات سرکاری اعلانوں کے ذریعے شائع کی جائیں گی۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ اس سکیم کی وجہ سے ادویات کی قلت دور ہو جائے گی اور ادویات کی غلط تقسیم سے متعلق شکایات کا خاتمہ ہو جائے گا

مسٹر الطاف گوہر نے کہا درآمدی پالیسی میں اس امر کو بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے کہ آئندہ آہستہ آہستہ صنعتی فہرست میں شامل اشیاء کو تجارتی فہرست میں شامل کیا جائے تاکہ عام تاجر ان سے استفادہ کریں۔ آپ نے کہا کہ ٹیکسٹائل کی صنعت سے متعلق بعض ایسی ہی اشیاء کی فہرست تیار کی گئی ہے اور تاجروں کو ٹیکسٹائل کی صنعت میں استعمال ہونے والے ساز و سامان اور پرزوں کے لئے لائسنس دئیے جا رہے ہیں۔ اب یہ ضروری امر نہیں رہے گا کہ کپڑے کے کارخانوں ہی کو فالتو پرزوں کے لائسنس دئیے جائیں۔ کیونکہ وہ اپنی ضروریات بازار سے حاصل کر سکیں گے

جنگ مشینری کی درآمد کے سلسلے میں بھی یہی طریق کار اختیار کیا گیا ہے۔ دوسری صنعتوں سے تعلق رکھنے والی اشیاء کی فہرست بھی جلد تیار کی جائے گی اس کے بعد صنعتی کارخانوں کو ایسی اشیاء کے لائسنس نہیں دئیے جائیں گے

درآمد برآمد کے چیف کنٹرولر نے کہا نئی پالیسی میں دو مقاصد پیش نظر رکھے گئے ہیں (۱) ملک کی پیداوار بڑھائی جائے (۲) تمام استعمال کی چیزیں اچھی خاصی بازار میں فراہم کی جائیں۔

درآمد برآمد کے چیف کنٹرولر نے کہا کہ وائرلیس کے آلات، لیمپ، پنسل، آلات کشاورزی، ضروری تیل، چھاپنے کا کپڑا، خاص ڈبے، چائے کے صندوق اور اونی الکوفٹ کا سوت ایسی اشیاء ہیں جن کے لئے پچھلے سالانہ بنیاد پر لائسنس دیا جا سکے گا

اس سے پیشتر صنعت کاروں کو ٹوٹی پھوٹی مشینری کی جگہ نئی مشینری درآمد کرنے کے لئے بھی لائسنس دئیے جاتے تھے۔ اب حکومت یہ چاہتی ہے کہ صنعت کار بونس لائسنسوں سے یہ ضرورت پوری کریں۔

محترم حاجی بقاء اللہ صاحب بھوپالوی کی وفات

(بقیہ صفحہ اول)

جنازے کے ساتھ تھے۔

۳۰ دسمبر کو صبح دس بجے کے قریب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں بعض بزرگان سلسلہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء حضرات دفاتر کے کارکنان اور بعض دیگر مقامی احباب شریک ہوئے۔ نماز جنازہ پڑھانے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے خاصی دور تک جنازے کو کندھا بھی دیا۔ بعد ازاں جنازے کو مقبرہ بہشتی لے جایا گیا جہاں مرحوم کی نعش قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کی گئی

محترم حاجی صاحب مرحوم کا اصل وطن قصبہ چاندپور ضلع بجنور تھا۔ لیکن اوائل ہی میں بسلسلہ ملازمت و کاروبار بھوپال میں جاکر آباد ہوگئے تھے۔ چنانچہ قیام پاکستان تک وہیں مقیم رہے۔ جس کے بعد کراچی میں آکر آباد ہوئے آپ نہایت مخلص نیک اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شیدائیوں میں سے تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات اقدس سے آپ کو والہانہ عشق تھا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی اور درازئ عمر کے لئے ہر آن دعاگو رہتے تھے۔ کتب سلسلہ کا مطالعہ آپ کی روح کی غذا تھی۔ بیماری کے آخری ایام میں بھی تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر پورے التزام کے ساتھ زیر مطالعہ رہیں۔ آپ نے ایک بیٹی اور آٹھ فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم حاجی صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں آپ کو اعلیٰ مقام قرب سے نوازے۔ نیز آپ کی اولاد اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح اور ہر لحاظ حافظ و ناصر ہو۔ آمین

دعائے نعم البدل

میرا نواسہ عزیزم طارق احمد ابن حمید احمد صاحب مورخہ ۲۵/۱۲/۵۹ کی صبح کو بعمر ایک سال وفات پاگیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر اور نعم البدل عطا فرمائے۔

(خاکسار مرزا شیخ محمد یوسف احمدیہ مسجد لائلپور)

درخواست دعا

عزیز کا چھوٹا بھائی آجکل سخت بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(فضل ربی ولد عبدالرحمٰن صاحب دہلوی)

ولادت :-

مورخہ ۲۵/۱۲/۵۹ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب ۱۷ میکلوڈ روڈ لاہور کے بڑے لڑکے عزیزم سردار عبدالشکور صاحب کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام فیض الغنی تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم سردار عبدالرحمٰن صاحب مہر سنگھ کا پہلا پوتا ہے۔ احباب جماعت اس کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اس خوشی میں مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب نے مبلغ پانچ روپے اعانت الفضل کے لئے ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ۔

(مینیجر الفضل)